سوال

(40) پھٹی جراب پر مسح کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سردی کے موسم میں مجھے پاؤں دھونے سے ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے اس لیے میں وضو کر کے جرابیں پہن لیتی ہوں پھر سارا دن ان پر مسح کرتی رہتی ہوں، مجھے کسی نے کہا ہے کہ جرابوں پر مسح کرنا جائز نہیں کیونکہ جرابوں پر اس وقت مسح کیا جاسکتا ہے جب ان سے پانی اندر نہ جائے، یعنی موزے کی طرح ہوں، اس لیے موجودہ قسم کی جرابوں پر مسح جائز نہیں اس کے متعلق وضاحت کریں نیز بتائیں کہ جرابیں کس قدر پھٹی ہوں تو ان پر مسح ناجائز ہوتا ہے برائے مہربانی ان سوالوں کا جواب جلدی دیں۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالیٰ نے سورہ مائدہ ہمیں وضو اور تیمم کے بیان کے بعد فرمایا ہے۔

مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَـٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ... ٦ ...سورة المائدة

’’اللہ تعالیٰ تم پر زندگی کو تنگ نہیں کرنا چاہتا ہے کہ تمھیں پاک کرے اور تم پر اپنی نعمت پوری کرے۔‘‘

اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری مجبوریوں کا لحاظ رکھتے ہوئے ہمیں آسانیاں عطا کرتا ہے مثلاً جس مریض کو پانی کے استعمال سے تکلیف کا یا تکلیف کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو تو وہ وضو یا غسل کی ضرورت کے وقت تیمم کر سکتا ہے۔ یا ایسا مسافر جسے وضو یا غسل کے لیے پانی نہ مل رہا ہو اس کے لیے بھی یہی رعایت ہے، اس طرح سردی کے موسم میں اگر کسی کو پاؤں دھونے میں تکلیف ہے تو موزوں یا جرابوں پر مسح کر سکتا ہے، جرابوں پر مسح کرنے کی سہولت کئی ایک احادیث سے مروی ہے، لغوی اعتبار سے جراب، چمڑے، اون اور سوت کی بھی ہوتی ہے یعنی ہر وہ چیز جسے پاؤں کو سردی اور گرد وغبار سے حفاظت کے لیے پہنا جائے خواہ وہ چمڑے یا اون یا سوت سے بنی ہوا سے جراب کہتے ہیں اور اس پر مسح کیا جاسکتا ہے۔ ان کے لیے درج ذیل شرائط کتاب وسنت سے ثابت نہیں ہے۔

1۔ وہ اتنی موٹی اور مضبوط ہوں کہ انہیں پہن کر اگر تین چار میل چلا جائے تو وہ نہ پھٹیں۔

2۔ اس پر پانی کے قطرے ڈالے جائیں تو ان سے پاؤں گیلا نہ ہو۔

3۔ وہ لھسی پھٹی اور پرانی نہ ہوں۔ اس قسم کی غیر معقول شرائط کتاب وسنت میں موجود نہیں ہیں، خواہ مخواہ تکلفات میں پڑنا بنی اسرائیل کا شیوہ ہے ہمیں ان سے احتراز کرنا چاہیے اب اس سلسلہ میں چند احادیث پیش کی جاتی ہیں۔

1۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا۔ تو اپنی جرابوں اور جوتیوں پر مسح کیا۔[1]

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔ ''جوتیوں پر مسح کرنے کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جوتیوں کے تسموں پر مسح کیا جو پاؤں کے ظاہری حصے پر ہوتے ہیں، اس کے نچلے اور پچھلے حصے پر مسح کرنا سلف سے ثابت نہیں۔''[2]

2۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو اپنی جرابوں اور جوتیوں پر مسح کیا۔[3]

3۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عملی طور پر مسح کرنے کے متعلق روایات ہیں بلکہ آپ کا امر بھی ثابت ہے جیسا کہ درج ذیل روایت سے معلوم ہوتا ہے۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ کسی مہم کے لیے ایک فوجی دستہ روانہ کیا، دوران سفر انہیں سردی لگی تو واپس آکر انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس امر کی شکایت کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں عماموں اور تساخین پر مسح کرنے کا حکم دیا۔[4]تساخین کے متعلق امام ابن ارسلان فرماتے ہیں: "جو چیزوں کو گرمی پہنچائے خواہ وہ چمڑے کے موزے یا جرابیں ہوں انہیں تساخین کہا جاتا ہے۔[5]

اس حدیث سے معاملہ بالکل واضح ہوجاتا ہے کہ ہر وہ چیز جس سے پاؤں کو سردی سے بچایا جاسکتا ہے اس پر مسح کرنا جائز ہے۔ امام ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ "چونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین نے جرابوں پر مسح کیا اور دور صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین میں کسی سے ان کی مخالفت منقول نہیں لہذا یہ متفق علیہ مسئلہ ہے۔[6]آخر میں ہم حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل پیش کرتے ہیں جو اس مسئلہ میں فیصلہ کن حیثیت رکھتا ہے۔

ازرق بن قیس رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا وہ ایک دفعہ بے وضو ہوئے تو انھوں نے وضو کے لیے اپنا منہ اور ہاتھ دھوئے اور اون کی جرابوں پر مسح کیا، اس نے عرض کیا آپ ان پر مسح کرتے ہیں؟ انھوں نے جواب دیا۔ اس میں تعجب کی کونسی بات ہے یہ بھی موزے ہیں لیکن چمڑے کے بجائے اون کے ہیں۔[7]

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جراب پر مسح کرنے کے لیے کسی قسم کے قیاس کا سہارا نہیں لیا بلکہ انھوں نے فرمایا ہے کہ لفظ جورب لغوی معنی کے اعتبار سے خفین کے مدلول میں داخل ہے اور خفین پر مسح کرنے میں کسی کو اختلاف نہیں ہے لہٰذا جرابوں پر مسح کرنے میں اختلاف کی گنجائش نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1]۔ مسند امام احمد، ص: 252۔ ج3۔

[2]۔ مغنی ص: 182۔ ج1۔

[3]۔ ابن ماجہ الطہارۃ: 560

[4]۔ مسند امام احمد، ص: 277۔ ج1۔

[5]۔ عون المعبود، ص: 56، ج1۔

[6]۔ مغنی ص: 151، ج1۔

[7]۔الکنی والاسماء للدولابی، ص:181۔ج1۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:65

محدث فتویٰ